REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۵ رجب ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶/۱۱ | ۶ تبلیغ ۱۳۳۶ ہش | ۶ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

- کی صحت کے متعلق اطلاع -

ربوہ ۵ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۵ فروری۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس چند یوم کے لئے کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

اسرائیل نے غزہ اور خلیج عقبہ کا علاقہ خالی کرنے سے انکار کر دیا

اقوامِ متحدہ کی واضح ہدایات کو نظر انداز کرنے کا فیصلہ مسٹر ہمرشول مشرقِ وسطی نہ جا سکیں گے۔

یروشلم ۵ فروری۔ حکومت اسرائیل نے اقوام متحدہ کی واضح ہدایت کو ٹھکراتے ہوئے خلیج عقبہ کے مغربی ساحل اور غزہ کے علاقے سے اپنی فوجیں واپس نہ بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کل اس فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ ابھی تک اس بات کی کوئی ضمانت نہیں دی گئی ہے کہ مصر اسرائیل کے موجودہ محاصرے کو ختم کر دے گا۔ تاہم اسرائیلی کابینہ کے اجلاس کے بعد ایک بیان جاری کیا گیا۔ جو اس اعلان پر مشتمل تھا کہ اقوام متحدہ اس علاقے میں امن بحال کرنے کے لئے اپنے منشور کے مطابق جو کوشش بھی کرے گی۔ اسرائیل اس میں اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا۔

اسرائیلی ترجمان نے کابینہ کے فیصلہ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش میں مزید کہا جنرل اسمبلی اس علاقے میں کشیدگی کے اصل سبب کو سمجھنے میں ناکام رہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مصر نے اسرائیل کے خلاف مستقل اعلان جنگ کر رکھا ہے۔ اور وہ مسلسل اقوام متحدہ کے منشور اور سلامتی کونسل کی قرار دادوں کی خلاف ورزی کرتا چلا آیا ہے۔

ادھر نیویارک میں کل اقوام متحدہ سکرٹریٹ کے ترجمان نے بتایا کہ سیکرٹری جنرل مسٹر ڈک ہمرشول عنقریب مشرق وسطی جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ اس سے قبل یہ خبر گرم تھی۔ کہ وہ جنرل اسمبلی کی م[illegible]

ممکن ہے عرب ممالک صدر آئزن ہاور کا منصوبہ منظور کرلیں

میں عرب ملکوں کو اس منصوبے کی خوبیاں سمجھانے کی کوشش کرونگا (شاہ سعود)

واشنگٹن ۵ فروری۔ شاہ سعود نے کہا ہے کہ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے مشرق وسطی کی سلامتی کے متعلق جو منصوبہ پیش کیا ہے ممکن ہے کہ عرب ممالک اسے منظور کرلیں۔ لیکن پہلے میں اس منصوبے کی خوبیاں عرب ممالک پر واضح کروں گا۔ اگر وہ اس منصوبے کی افادیت کے قائل ہوگئے۔ تو پھر وہ اسے منظور کرلیں گے

انہوں نے مزید کہا کہ اس بارے میں صدر آئزن ہاور سے میری جو بات چیت ہوئی ہے۔ اس کی روشنی میں میں عربوں کے دلوں سے وہ غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرونگا۔ جو اس منصوبے کے متعلق پیدا ہوگئی ہیں۔

قرار دادوں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں عنقریب مشرق وسطی روانہ ہونے والے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ اسرائیل کے حالیہ فیصلہ کی وجہ سے انہوں نے اپنے دورے کا پروگرام سردست ملتوی کر دیا ہے

پنڈت نہرو کے رویہ پر ایرانی اخبارات کی نکتہ چینی

تہران ۵ فروری۔ ایران کے اخبارات کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو کی پالیسی کی جو سراسر ہٹ دھرمی پر مبنی ہے برابر مذمت کر رہے ہیں۔ ہفت روزہ "ندائے حق" نے لکھا ہے کہ دوسرے بین الاقوامی معاملات کے تصفیہ کے لئے پنڈت نہرو بار بار اپنی خدمات پیش کر چکے ہیں۔ لیکن کشمیر کے چالیس لاکھ مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہیں۔ اخبار نے سلامتی کونسل کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ہندوستان کے ساتھ سخت رویہ اختیار کرے۔ نیز لکھا ہے کہ کشمیر اسلامی علاقہ ہے م[illegible]

کہ جو بھی بلا استحقاق اس کو ہڑپ کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہ اس کے حلق میں پھنس جائے گا۔ ایک اور ہفت روزہ اخبار "مشعل آزادی" نے پنڈت نہرو کو خبردار کیا ہے کہ وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔

ناصر کو روسی صنعتی قرضہ کی پیشکش

نیویارک ۵ فروری۔ امریکی سینٹ کے ایک سابق ممبر مسٹر ولیم ڈینٹن نے کل ایک نشری تقریر میں ایک موثق ذریعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ روس نے صدر ناصر کو بیس کروڑ ڈالر کے صنعتی قرضے کی پیشکش کی ہے۔ مسٹر ڈینٹن جو امریکہ کے اسسٹنٹ وزیر خارجہ بھی رہ چکے ہیں مشرق وسطی کے متعلق صدر آئزن ہاور کے منصوبے پر تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا مشرق وسطے میں سب سے بڑا خطرہ مسلح روسی حملہ نہیں۔ بلکہ روسی اثر و نفوذ اور تخریبی کارروائیاں ہیں۔

لنڈن ۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت نے ایٹم بموں کی تیاری کی رفتار تیز کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ فروری ۱۹۵۷ء

امریکہ میں مذہبی زندگی

ماہنامہ "ثقافت" ایک سرکاری ادارہ "ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور" کی جانب سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے مدیر ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب ہیں۔ "ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور" ایک مستقل ادارہ ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ اس ادارہ میں ڈاکٹر صاحب کے علاوہ کئی ایک علمائے کرام بھی شامل ہیں۔ جو تصنیف و تالیف کا کام خلیفہ صاحب کی زیر نگرانی سرانجام دیتے ہیں۔ اس وقت تک اس ادارہ کی طرف سے کئی ایک کتابیں تصنیف اور ترجمہ ہو چکی ہیں۔

ماہنامہ ثقافت اشاعت ستمبر ۱۹۵۶ء جلد ۳ شمارہ ۳ میں ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ممالک متحدہ امریکہ میں مذہبی زندگی کے زیر عنوان ایک معلوماتی اور عبرت انگیز مقالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے امریکہ کے متعلق بعض چشم دید مذہبی حالات کا ذکر فرمایا ہے۔ اور وہاں کے مسلمانوں کی اپنے مذہب سے بے پرواہی اور عیسائیوں کے مذہبی جوش و شغف کا نقشہ کھینچا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے ؛ مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے
ہماری اس راکھ میں کچھ شرارے دبے ہوئے ہوں تو ہوں۔ لیکن بظاہر تو ہماری دینی زندگی راکھ کا ڈھیر ہی معلوم ہوتی ہے۔"

عیسائیوں میں بھی بے شمار فرقے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بھی ہے وہ سب اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے نقطۂ نظر سے کام کرتے ہیں۔ بے شک وہ اپنی حقانیت کے متعلق بھی لکھتے لکھاتے رہتے ہیں۔ اور باہمی متنازعہ مسائل پر بھی اظہار رائے کرتے ہیں۔ لیکن وہ مسلمان فرقوں کی طرح باہم جنگ و جدل میں مصروف نہیں رہتے۔ اور نہ ان تلخیوں کی حد تک نوبت پہنچاتے ہیں۔ جن تک ہمارے ہاں بریلوی۔ اہلحدیث یا شیعہ سنی وغیرہ فرقے اکثر پہنچا دیتے ہیں۔ اور امن کے قیام کے لئے حکومت کو دخل اندازی کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"امریکہ میں مذہبی فرقے بے شمار ہیں۔ ان کی تعداد کوئی چار سو کے قریب جا پہنچتی ہے۔ ذرا ذرا سے اختلافِ عقیدہ پر ایک الگ فرقہ بن جاتا ہے۔ لیکن ہر فرقے کے پیرو اپنے عقائد اپنے شعائر اور طریقِ عبادت میں راسخ ہوتے ہیں۔ ان سب میں جو بات مشترک ہے۔ وہ صلاحیت تنظیم ہے۔ ان فرقوں میں عقائد و شعائر کے لحاظ سے اختلاف موجود ہے۔ لیکن وہ باہمی منافرت اور سر پھٹول نہیں جو ہمارے ہاں نظر آتا ہے۔"

یہی نہیں بلکہ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ "بعض یونیورسٹیوں میں دیگر ادیان کے متعلق تعلیم دی جاتی ہے۔" اور قدرتی طور پر یہ عیسوی نقطۂ نظر سے دی جاتی ہے اور یہ امر بھی قدرتی ہے۔ کہ اسلام کے متعلق جو تعلیم دی جاتی ہے۔ وہ پادریوں اور مستشرقین کے نقطۂ نظر سے دی جاتی ہے۔ جو بڑی حد تک غلط معاندانہ ہی ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس قسم کی کئی درسگاہوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اور میں نے ہر جگہ ان سے یہی کہا۔ کہ اگر اسلام کے متعلق صحیح معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو کسی عالم دین مسلمان کو بھی اپنے اسٹاف میں رکھو۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ان عیسوی اداروں کے لئے ایسے مسلمان کہاں سے ملیں گے۔ جو اپنے دین کے علاوہ مغرب کی تہذیب و تمدن سے بھی کما حقہ آگاہی رکھتے ہوں۔ تاکہ یقین اور طریقے سے کوئی معقول بات کر سکیں۔"

ڈاکٹر صاحب کا یہ مشورہ کتنا بھی صحیح ہو۔ مگر عیسائی درسگاہوں سے اس کی توقع لاحاصل ہے۔ یہ کام تو مسلمانوں کا ہے۔ کہ وہ مغرب میں اپنی درسگاہیں قائم کریں اور اسلام کا صحیح چہرہ ان کے سامنے پیش کریں۔ ہم ڈاکٹر صاحب سے اس امر میں متفق نہیں۔ کہ ایسے مسلمان نایاب ہیں۔ جو یہ کام کر سکتے ہیں۔ صرف قربانی اور ہمت کی کمی ہے۔ ہماری رائے میں اسلامی ممالک میں سینکڑوں ایسے علماء نکل سکتے ہیں۔ جو چاہیں تو یورپ اور امریکہ میں جا کر اشاعت و تبلیغ کے ادارے قائم کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ ملکی سیاست کی الجھنوں سے بالا ہو کر خالص اسلام کے لئے قربانی کرنے کے عزم سے آگے آئیں۔ (باقی)

ضروری اعلان

(از مکرم جناب ناظر صاحب امور عامہ ربوہ)

الفضل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۶ء میں نظارت امور عامہ کی طرف سے جماعت کے افراد کو یہ ہدایت دی گئی تھی۔ کہ اگر منافقین جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کوئی اشتعال انگیز بات کریں۔ تو اس سے اشتعال میں نہ آئیں۔ اس اعلان کا منشاء یہ تھا۔ کہ چونکہ جماعت کے تمام افراد مساوی نہیں ہوتے۔ بعض لوگ اپنی بے پناہ محبت کی وجہ سے جو ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہے۔ اپنے جذبات پر ایسے اوقات میں قابو نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے یہ اعلان ایسے ہی لوگوں کے لئے تھا۔ بجائے اس کے کہ ہمارے اس اعلان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ غلام رسول ۳۵ کی طرف سے ۲۵ دسمبر ۵۶ء کے نوائے پاکستان میں شائع شدہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ

"نظارت امور عامہ کے اس اعلان کی وجہ سے اس بات کا قوی امکان ہے۔ کہ حکیم نورالدین صاحب کے خاندان کے بعض افراد کی زندگی جلسہ سالانہ کے موقع پر محفوظ نہیں ہوگی۔ یہی نہیں بلکہ ہمیں یہ بھی خدشہ ہے۔ کہ جلسہ کے ہنگامہ سے فائدہ اٹھا کر کسی فدائی کو خاص اس کام پر ہی مقرر نہ کر دیا جائے۔" پھر لکھا ہے "اگر خاندان حکیم نورالدین صاحب کے کسی فرد پر کوئی حملہ ہوا۔ تو اس کی تمام تر ذمہ داری براہ راست موجودہ سربراہ مرزا محمود کے سر پر ہوگی۔"

افسوس ہے کہ جو اعلان ہم نے ان کے فائدے کے لئے کیا تھا۔ اس کی غلط تعبیر کر کے پراپیگنڈا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر واقعی ان لوگوں کو جماعت احمدیہ کے افراد سے خطرہ ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ تو ہم یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ آئندہ ایسے لوگوں کو جن کو یا تو ہم نے جماعت سے نکال دیا ہوا ہے۔ یا جنہوں نے خود اعلان کر دیا ہوا ہے۔ کہ وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں۔ آئندہ ہماری مملوکہ زمینوں میں آکر ہمارے جلسوں میں شامل ہونے کی اجازت نہیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے۔ تو ہم پولیس کے ذریعہ سے ان کو اپنی مملوکہ زمین سے نکلوا دیں گے۔ یا ان کے خلاف مداخلت بے جا کی کارروائی کریں گے۔

ناظر امور عامہ ۵۷/۲/۲

"ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیز کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔" (حضور ایدہ اللہ تعالےٰ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

ہاتھ پر میرے انہیں آپ اکٹھا کر دیں

کچھ دن کی بات ہے بارہ بجے کے قریب میری آنکھ کھلی تو زبان پر یہ اشعار جاری تھے۔ گویا یہ غزل القائی ہے۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ پہلا شعر تو لفظ بلفظ یاد رہا ہے۔ اور باقی اشعار میں سے اکثر ایسے ہیں جن کے بعض لفظ بھول گئے۔ اور جاگنے پر خود اس کمی کو پورا کیا گیا۔ اور دو تین شعر ایسے ہیں جو سارے کے سارے جاگنے پر بنائے گئے۔ اب یہ سب اشعار اشاعت کے لئے الفضل کو بھجوائے جاتے ہیں:

مرزا محمود احمد

اے خدا! دِل کو مرے مزرعِ تقویٰ کر دیں
ہوں اگر بد بھی تو تو بھی مجھے اچھا کر دیں

میری آنکھیں نہ ہٹیں آپ کے چہرہ سے کبھی
دِل کو وارفتہ کریں محوِ تماشا کر دیں

دانۂ سبحہ (مسلمان) پراگندہ ہیں چاروں جانب
ہاتھ پر میرے انہیں آپ اکٹھا کر دیں

ساری دُنیا کے پیاسوں کو کروں مَیں سیراب
چشمۂ شور بھی ہوں گر۔ مجھے میٹھا کر دیں

مَیں بھی اُس سیّدِ بطحا کا غُلامِ دَر ہوں
دَم سے روشن مرے پھر وادیٔ بطحا کر دیں

ٹیڑھے رستے پہ چلے جاتے ہیں تیرے بندے
پھیر لائیں انہیں اور راہ کو سیدھا کر دیں

منتظر بیٹھے ہیں دروازہ پہ عاشق اے ربّ
ٹھوک دیں غُصّہ کو دروازہ کو پھر وا کر دیں

احمدی لوگ ہیں دُنیا کی نگاہوں میں ذلیل
ان کی عزّت کو بڑھائیں انہیں اُونچا کر دیں

میرے قدموں پہ کھڑے ہو کے تجھے دیکھیں لوگ
رَبِّ ابرام مجھے اُس (ابراہیم) کا مُصلّیٰ کر دیں

مجھ سے کھویا ہوا ایمان مُسلماں پا لیں
ہوں تو سفلی پہ مجھے آپ ثریا کر دیں

لوگ بیتاب ہیں بے حد کہ نمونہ دیکھیں
سالکِ رہ کے لئے مجھ کو نمونہ کر دیں

مقصدِ خلق بر آئے گا یہی تو ہو گا
اندھی دُنیا کو اگر فضل سے بینا کر دیں

ظلمتیں آپ کو سجتی نہیں میرے پیارے
پردے سب چاک کریں چہرہ کو ننگا کر دیں

اپنے ہاتھوں سے ہوئی ہے مری صحت برباد
میری بیماری کا اب آپ مداویٰ کر دیں

بار آور ہو جو ایسا کہ جہاں بھر کھائے
دِل میں میرے وہ شجر خیر کا پیدا کر دیں

مَیں تہی دست ہوں رکھتا نہیں کچھ راسِ عمل
جو نہیں پاس مرے آپ مہیا کر دیں

ایک مخلص اور باہمت خاتون

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ

گذشتہ جمعرات کے دن جب مسجد مبارک ربوہ میں عصر کی نماز کے لئے گیا تو مسجد کے عقبی میدان میں ایک تابوت پڑا ہوا دیکھا جس کے متعلق دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ تابوت مشرقی افریقہ سے آیا ہے۔ اور چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم متوطن ننگل متصل قادیان کا جنازہ ہے۔ جو قریباً ایک سال ہوا مشرقی افریقہ میں فوت ہوئے تھے۔ یہ واقعہ خود اپنی ذات میں غیر معمولی تھا۔ کہ ہزاروں میل کے فاصلہ سے ایک جنازہ افریقہ سے ربوہ پہنچ گیا۔ لیکن تفصیل معلوم کرنے پر اور بھی حیرت ہوئی کہ چوہدری اسمٰعیل صاحب مرحوم نے کوئی اولاد پیچھے نہیں چھوڑی۔ اور ان کی بیوہ جو سیکھواں ضلع گورداسپور کی رہنے والی ہے۔ تن تنہا سارا انتظام کرکے اپنے خاوند کا تابوت ربوہ لائی۔ یہ واقعہ اس خاتون کے اخلاص اور ہمت کا غیر معمولی ثبوت ہے کہ عورت ذات ہوکر اور پھر اکیلی۔ کہ وہ اپنے خاوند کا جنازہ افریقہ سے ربوہ لائی۔ اس کے لئے اور مرحوم کے لئے اور اس کے عزیزوں کے لئے دل سے دعا تو نکلی ہی تھی لیکن اس کے ساتھ دل میں یہ خواہش بھی پیدا ہوئی کہ کاش ہماری سب عورتیں اسی قسم کے اخلاص اور ہمت کی مالک ہوں۔ اور مصیبت کے اوقات میں اپنی ہمت کو اور بھی بلند کرکے سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے تیار رہیں۔ مرحوم نے کچھ روپیہ چھوڑا ہوگا۔ ایسے موقعوں پر عورتوں کی طبعاً یہ خواہش ہوتی ہے کہ یہ روپیہ محفوظ رہے۔ اور ہماری زندگی میں کام آئے۔ لیکن اس بہادر اور مخلص خاتون نے اسباب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے خاوند کے جنازہ کو ربوہ لانے کا انتظام کیا۔ جس پر یقیناً کافی خرچ آیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس خاتون کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ اس کے خاوند کو غریق رحمت کرے۔ اور ہمارے احمدی خواتین کو اسباب کی توفیق دے کہ وہ اپنے دل میں اس جیسا اخلاص اور ہمت پیدا کریں۔

مرحوم چوہدری اسماعیل ننگل متصل قادیان کے رہنے والے تھے۔ اور بابو محمد جمیل صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے۔ ان کے سب سے بڑے بھائی میاں عزیز الدین صاحب سندھ میں آجکل بیمار ہیں اور دوسرے بھائی میاں دین محمد غالباً کوئٹہ میں ملازم ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ میں یہ نوٹ اسلئے الفضل میں بھجوا رہا ہوں کہ تا دوسری احمدی خواتین کے لئے نیک تحریک ہو اور وہ بھی اپنے اندر اخلاص اور ہمت مردانہ کا اعلیٰ جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

(خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۳ $\frac{۱}{۵۷}$)

روزنامہ الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب ہے۔ اس موقعہ پر الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

علمائے سلسلہ اور مضمون نگار اصحاب براہ کرم پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر مضامین لکھ کر جلد ارسال فرمائیں۔

(ادارہ)

تصحیح مورخہ ۳ فروری ۵۷ء کے الفضل میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے مضمون بعنوان "[illegible] مشن کا بے نظیر تبلیغی کارنامہ" کے صفحہ چار پر تیسرے کالم کی آخری لائن میں "اقتراحی معجزات" (جس کے معنے مجوزہ معجزات کے ہیں) کی بجائے غلطی سے "اختراعی معجزات" شائع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(ادارہ)

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کی مختصر روئداد

حسب پروگرام مورخہ ۲۶ $\frac{۱۲}{۵۶}$ کو ساڑھے نو بجے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ صبح کا اجلاس جلسہ گاہ مردانہ سے سنا گیا جو کہ حضور کی افتتاحی تقریر اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ذکر حبیب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے مضمون ہستی باری تعالیٰ پر مشتمل تھا۔

دوسرا اجلاس ایک بجکر ۵۰ منٹ پر محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کی صدارت میں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ امۃ اللہ صاحبہ نے پنجابی میں نظم سنائی۔ مکرمہ امینہ فرحت صاحبہ نے "احمدی مستورات اور تبلیغ اسلام" کے موضوع پر اپنا مضمون پڑھا اور بتایا کہ عورت نہ صرف مردوں کے دوش بدوش تبلیغ میں حصہ لے سکتی ہے۔ بلکہ وہ اس بات میں ان سے سبقت بھی لے جاسکتی ہے۔ احمدی بہنوں کو اس نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

آپ کے بعد محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ایک مختصر مضمون پڑھا۔ جس میں انہوں نے جلسہ کے موقع پر حاضر ہونے کی توفیق اور احمدی عورتوں کی دین کی خاطر قربانی اور اخلاص پر اظہار خوشی کیا۔ مسجد ہالینڈ کے بنانے میں ان کی خدمات کو سراہا۔ اور تجویز کی کہ اگر مسجد کی تعمیر کے بعد عورتیں اس مشن کے اخراجات کو بھی اپنے ذمہ لے لیں تو بہتر ہوگا۔ تربیت اولاد کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عورتوں کا یہ فرض اولین ہے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ کیونکہ جماعت کی بنیادیں اسی پر قائم ہیں۔

محترمہ جنرل سکرٹری صاحبہ کی تقریر

اس کے بعد مکرمہ محترمہ جنرل سکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ وہ احمدیت کو ترقی دے گا۔ بشرطیکہ ہماری کوتاہیاں اس میں روک نہ ہوں۔ قرآن و حدیث میں جو چیزیں اس ترقی کے لئے ضروری بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے بڑی یہ ہے کہ ہم کوشش و مجاہدہ کریں۔ لیکن وہ کوشش و مجاہدہ جس کا نتیجہ مفقود ہو یقیناً بے سود ہوتا ہے کیوں خدا تعالیٰ انسان کی ہر قسم کی کوشش کا بدلہ ضرور دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ صرف مردوں میں ہی بلکہ عورتوں میں بھی آپس میں نیکی کرنے میں مسابقت کا جذبہ پایا جاتا تھا وہ ہر وقت ایسے موقع کی تلاش میں لگی رہتی تھیں۔ جو ان کو خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول ﷺ کی رضا کا مورد بنا سکے خدا تعالیٰ کا وعدہ تبھی پورا ہو سکتا ہے جب کہ عورتوں میں اپنے فرائض کو سمجھنے کا مردوں جیسا ہی احساس ہو اور ویسا ہی قربانی کا جذبہ اور ویسا ہی دین کی خدمت کا جذبہ ہو۔ آج بھی اسلام ہم سے قربانی چاہتا ہے۔ اور قربانی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں پا سکتی۔ اگر وہی روح آج ہم میں پیدا ہو جائے۔ تو عظیم الشان ترقی کا وعدہ ہم اپنی زندگی میں پورا ہوتے دیکھ سکتے ہیں۔

دوسرا امر آپ نے یہ بتایا کہ خدا تعالیٰ کے لقاء کے لئے فنا ضروری ہے۔ یعنی کہ قوی لحاظ سے خدا تعالیٰ کا جلوہ اس وقت تک نظر نہیں آسکتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر موت کی حالت نہ وارد کرے فتح اسلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ لیکن موت سے مراد جسمانی موت نہیں بلکہ جذبات و دنیاوی خواہشات کی موت ہے۔ عورت اپنی تربیت سے اپنی اولاد کو چاہے تو طارق و خالد بنا سکتی ہے۔ اور چاہے تو ابو جہل بنا سکتی ہے۔ اگر ہم نے اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ تو ہمیں اپنے اوپر موت وارد کرنا ہوگی احمدیت کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہنا ہوگا۔

تیسری چیز جو ترقی کے لئے واجب ہے وہ جماعت کے مرکز میں رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمیں یہ موقع حاصل ہے۔

جماعت پر تین نازک وقت آئے

۱۔ خلافت ثانیہ کا قیام جب کہ عمائدین جماعت جماعت کی باگ ڈور کو ایک بچہ کے ہاتھ میں دیکھکر

علیحدہ ہو گئے۔ (۲) ہجرت (۳) موجودہ فتنہ منافقین۔ لیکن ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہر موقعہ پر جماعت کی نصرت فرمائی۔ یہ کوئی بعید امر نہیں ہے۔ کہ ہم دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام کا جھنڈا اپنے ہاتھوں سے لہرائیں۔ مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ اگر تربیت اولاد صحیح رنگ میں ہو۔ پھر نظم کے بعد امۃ اللہ خورشید صاحبہ نے اپنی تقریر بعنوان "برکاتِ خلافت" پر کی۔ جس میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے دو دوروں کا ذکر کرتے ہوئے تفصیل سے بتایا۔ کہ نبوت کے بعد خلافت کا ہونا کیوں ضروری ہے۔ اور ثابت کیا۔ اسلام نے دورِ اول میں بھی نبوت کے بعد خلافت میں بہت ترقی کی۔ خلافت کے ذریعہ اسلام اور احمدیت نے بہت ترقی کی ہے۔ تبلیغ کے علاوہ تنظیم و اتحاد اور شیرازہ بندی اور روحانی تربیت کا ہونا بھی برکاتِ خلافت میں سے ہے۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ترجمے پھیلانا بھی خلافت کی ہی برکت ہے۔ الغرض خلافت ایک نعمت ہے۔ اور اس نعمت سے متمتع ہونے کے لئے خلافت سے وابستگی ضروری ہے۔

۲۷ر دسمبر کی کارروائی

کارروائی جلسہ سوا نو بجے تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوئی۔ صدارت کے فرائض حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ حسب پروگرام مبارکہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پیشگوئی کو بیان کرنے کے بعد بتایا کہ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت دی گئی۔ جبکہ آپ بالکل ایک گمنام گاؤں میں بس رہے تھے۔ اس وقت آپؑ کو ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری دی گئی۔ جس کے ساتھ احمدیت کی عظیم الشان ترقی وابستہ ہے۔ اس پیشگوئی نے پورا ہو کر آپؑ کی سچائی کو تمام دنیا میں ثابت کر دیا۔ ظاہری حالات ناسامد تھے۔ لیکن خدا کی پیشگوئی کو کوئی نہیں ٹال سکتا۔ وہ پوری ہو کر رہی۔ قوموں نے آپ کے وجود سے برکت حاصل کی۔ دنیا کے کونوں تک آپ نے شہرت پائی۔ احمدیت کی ترقی اس بات کی صاف شہادت دے رہی ہے۔ کہ یہ بیٹا جس کے متعلق مخالفین کہتے تھے۔ کہ وہ سلسلہ کو تباہ کر دے گا۔ وہی موعود بیٹا تھا۔

اس کے بعد مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے سیپارہ پنجم رکوع دوم کی تلاوت کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گھریلو زندگی باوجود متعدد ازدواج کے پُر سکون تھی۔ بیویوں کو پورا پورا اطمینانِ قلب حاصل تھا۔ اطمینانِ قلب ذہنی سکون کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیویوں کو یہ مکمل طور پر حاصل تھا۔ آپؐ نے اپنے اسوۂ حسنہ سے بتایا۔ کہ عورت اپنے اخلاق کے نمونہ سے اپنی اولاد کو جنتیوں کے گروہ میں شامل کر سکتی ہے۔ ضرورت صرف یہ ہے۔ کہ وہ خود بھی صالحات و قانتات کے گروہ میں شامل ہو۔

اس کے بعد حلیمہ سیکنڈ ایر نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عورت پر احسان" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس کے بعد حامدۃ البشریٰ نے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کے زریں کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام کو ترقی دی ہے۔ کئی نظارتیں اور شعبہ جات قائم کئے ہیں۔ عورتوں کی لجنہ کی بنیاد رکھی ہے۔ یورپ و امریکہ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا ہے۔

اس کے بعد امۃ الرشید صاحبہ نے اسلامی پردہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ پردہ عورت کے لئے ضروری ہے۔ آنکھوں کے پردہ کا حکم مرد عورتوں کو برابر دیا گیا ہے۔ لیکن عورت کو اپنی جسمانی زینت کو چھپانے کا حکم ہے۔ اسلام پردہ کا حکم دیتا ہے۔ مگر وہ ان کو گھر سے باہر نکلنے تعلیم حاصل کرنے اور باہر کے کام کرنے سے نہیں روکتا۔ جو لوگ اس قسم کے سخت پردہ کے قائل ہیں۔ کہ عورت گھر کی چاردیواری میں بند رہے۔ یہ اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ وہ قوم جو پردہ کو ترک کر کے دینی امور میں مہارت حاصل کر لیتی ہے۔ وہ اخلاقی حالت میں کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ اسلام کے اوائل میں صحابیات نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ عورت پردہ کر کے بھی ترقی حاصل کر سکتی ہے۔

پھر ایک چھوٹی بچی نسیم نے ناصرات کی تحریک کی تاریخ و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ناصرات الاحمدیہ کی لڑکیوں سے بھی چند تقریریں کروائی گئی تھیں۔ تاکہ باہر سے آنے والی بہنوں کو معلوم ہو سکے۔ کہ ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام کے ماتحت چھوٹی چھوٹی بچیوں کو بھی تقریروں کی مشق کروائی جاتی ہے۔

تیسرے دن کی کارروائی

۲۸/۱۲/۵۶ سوا نو بجے تلاوت قرآن پاک اور نظم سے کارروائی شروع ہوئی۔ نصیرہ نزہت صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض اور آپؑ کے مشن کے موضوع پر خیالات کا اظہار کیا۔ اور بتایا۔ احمدیت اسلام کو اس کی صحیح صورت میں پھر سے قائم کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔

پھر مردانہ جلسہ گاہ سے چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تقریر سنی گئی۔ اس کے بعد استانی امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے خلافت اسلامیہ اور اس کی برکات پر اظہار خیالات کیا۔ اور بتایا کہ پہلے کی طرح آج بھی منافقین جماعت کو منتشر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہمارے آقا نے اس بغاوت کو فوراً کچل کے رکھ دیا۔ ہمارا جلسہ سالانہ ان کی ناکامی کا زندہ نشان ہے۔ جو بتاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہمارے امام ایدہ اللہ کے شاملِ حال ہے۔

(نامہ نگار)

اخویم میاں عبداللہ خاں صاحب کیلئے دعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

لاہور سے اطلاع ملی ہے۔ کہ نواب زادہ میاں عبداللہ خاں صاحب کے ایکس رے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں جو کھانسی کی تکلیف تھی۔ وہ گلے کی خرابی کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ دل بڑا ہو جانے کی وجہ سے تھی۔ کمزوری بھی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ قریباً آٹھ نو سال سے وہ مسلسل بیمار چلے آئے ہیں۔ درمیان میں افاقہ ہوا تھا۔ لیکن اب پھر کچھ عرصہ سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ اور کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت اخویم میاں عبداللہ خاں صاحب کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو شفا دے۔ اور ہماری چھوٹی ہمشیرہ کی پریشانی کو دور فرمائے ہماری ہمشیرہ خود بھی لمبی تیمارداری اور اپنی علالت کی وجہ سے کمزور ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ ۳/۱/۵۷

سوانح حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب رضؓ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح حیات تیار کی جا رہی ہے۔ جن احباب کو حضرت موصوف کے نیک اخلاق و سیرت کے متعلق جو کچھ معلوم ہو۔ خاکسار کو تحریر کر کے ارسال فرمائیں۔ تاکتاب میں درج کیا جا سکے۔

خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے ایڈیٹر اصحاب احمدؐ قادیان

دعائے مغفرت

عزیز بہن رفیقہ بنت مولوی محمدؐ اسماعیل صاحب دیال گڑھی دو دن بیمار رہ کر ۲/۱/۵۷ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ قریشی محمدؐ صادق صاحب محلہ دارالرحمت کی نواسی تھی۔ نیک۔ شریف۔ با اخلاق اور ملنسار لڑکی تھی۔ دوسروں کو نماز کی نصیحت کرنے والی اور بہت سی دیگر خوبیوں کی مالک تھی۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجات بخشے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

امۃ الرشید راشدہ بنت محمدؐ یامین صاحب تاجر کتب ربوہ

پتہ مطلوب ہے

سرفراز حسین صاحب ولد لیاقت حسین صاحب مہاجر کرانہ ضلع مظفر نگر۔ ا۔ جو کہ پارٹیشن کے بعد کوٹ ادّو ضلع ڈیرہ غازی خاں میں مقیم تھے۔ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر وہ خود یا کوئی اور دوست جنہیں ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم پتہ ذیل پر اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ مجھے ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ایڈریس کی اشد ضرورت ہے۔ خاکسار لطف الرحمٰن ناز دفتر تعمیرات ربوہ ضلع جھنگ۔

درخواست دعاء

میرے بھائی محمدؐ نذیر صاحب معلم جماعت دہم ایک ہفتہ سے بخار۔ کھانسی اور سینے کے درد میں مبتلا ہیں۔ تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ محمدؐ بخش راجپوت تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔

موجودہ دور کی اہمیت

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ موجودہ دور حضرت مسیح موعودؑ کا دور ہے۔ اور ایک عظیم الشان دور ہے۔ اس کے کاموں کا اثر قیامت تک رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے۔ اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔"

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تبصرہ

احمدیت کی ننھی کتاب قیمت ۴/
احمدیت کی پہلی کتاب ۶/
احمدیت کی دوسری کتاب ۱۰/

از ایم ایس اسلم صاحب
ملنے کا پتہ: اسلم سنز نزد غلہ منڈی ربوہ

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے احمدی بچوں کے لئے یہ آسان عام فہم دلچسپ اور مفید کتابیں لکھ کر جماعت کی اہم ضرورت پورا کیا ہے۔ ان کتابوں میں جدید طریق تعلیم کے مطابق بچوں کی استعداد اور نفسیات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اسلام اور احمدیت کے مخصوص مسائل آسان پیرائے میں اور ایسے رنگ میں بیان کیا گیا ہے جس سے بچوں کو احمدیت مرکز احمدیت اور امام جماعت سے محبت پیدا ہو۔ کہانیاں نظمیں بھی بڑی دلچسپ اور دلنشین ہیں کتاب کی مقبولیت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تینوں کتابیں تیسری بار شائع ہو رہی ہیں احباب کو اپنے نونہالوں کے لئے ضرور خریدنی چاہئیں۔

اعلان

محلہ دار الصدر غربی میں نہایت با موقعہ ایک مکان قابل فروخت ہے۔ زمین ایک کنال ہے اور مکان میں چار بڑے کمرے اور دو سٹور ہیں۔ بجلی دور نلکا لگا ہوا ہے۔ خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

خ-ح معرفت نظارت امور عامہ

لاہور کے احباب کے لئے اطلاع

گورنمنٹ کالج لاہور کی فٹبال گراؤنڈ میں (جو کہ تھانہ پرانی انار کلی اور لاڑکانہ کے دفتر کے درمیان اور سی آئی ڈی کے دفتر کے سامنے ہے) آج کل ظہر کی نماز با جماعت ادا ہوتی ہے۔ نماز ٹھیک سوا ایک بجے بعد دوپہر کھڑی ہو جاتی ہے۔ لہذا احمدی دوست جو یونیورسٹی کارپوریشن سیکرٹریٹ یا نزدیک کے کسی دوسرے دفتر میں ملازم ہوں۔ وہ با جماعت نماز میں ضرور شریک ہوا کریں۔ منیر احمد جاوید سول سیکرٹریٹ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۲۸-۱۲-۵۶ کو عزیزم محمد شریف صاحب کلرک ابن مہر اللہ دتا صاحب آف ڈیرہ دوال کا نکاح ہمراہ انوری بیگم صاحبہ بنت مہر علی محمد صاحب بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر خاکسار عبدالمجید خانصاحب نے بمقام ربوہ پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب مسرت اور بابرکت فرمائے۔ آمین

نظام الدین نار سنت پورہ گلی ۲ لائلپور شہر

خدام الاحمدیہ!

خدام الاحمدیہ کی مالیات کی مضبوطی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ خدام الاحمدیہ کا ایک ایک رکن اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

جلسہ سالانہ ۵۶ء کی تقاریر

احباب کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

امسال جلسہ سالانہ پر مقتدر بزرگان و علمائے سلسلہ نے جو تقاریر کی ہیں نظارت اصلاح و ارشاد ان تمام کو علیحدہ علیحدہ رسالوں کی صورت میں شائع کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ نظارت کو توقع ہے کہ ان تقاریر کی اشاعت سے جہاں جماعت کے لٹریچر میں ایک اچھا اضافہ ہوگا وہاں تبلیغی اور تربیتی اعتبار سے بھی انشاء اللہ اس کے اچھے اثرات ہوں گے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی تقریر "ذکر حبیب" ایک ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی تھی۔ جس کے شائع ہوتے ہی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان نے اسے سارے کا سارا خرید لیا ہے اور اب اس کا دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے۔ یہ رسالہ عام کتابی سائز کے ۲۴ صفحوں کا ہے اور اس کی قیمت صرف ایک آنہ فی رسالہ اور پانچ روپے فی سینکڑہ رکھی گئی ہے۔ جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ یہ رسالہ خرید کر دوسرے دوستوں میں بھی تقسیم کرنا چاہیئے۔

جلسہ سالانہ کی دوسری تقاریر جو عنقریب شائع ہو کر احباب تک پہنچ جائیں گی۔ ان میں مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ ایم۔ اے آکسن۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ مکرم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب۔ اور مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی تقاریر شامل ہیں۔

نظارت کا ارادہ ہے کہ نہایت رعایتی قیمت پر یہ لٹریچر جماعت کے دوستوں کو بہم پہنچایا جائے۔ اگر جماعتیں یا افراد قبل از وقت ہمیں اپنے مطالبہ سے آگاہ کر دیں تو تعداد اشاعت میں اسے ملحوظ رکھ لیا جائے۔ اس طرح لاگت اور قیمت میں بھی کافی فرق پڑنے کا امکان ہے۔

ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

سردار شیر بہادر خانصاحب قیصرانی مرحوم

مرحوم قیصرانی چیف فیملی کے رکن تھے۔ صوبیدار پھر صوبیدار میجر بالآخر رسالدار بی۔ ایم۔ پی ہو کر پنشن پر ریٹائرڈ ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات سے چند سال پہلے بیعت کی تھی۔ احمدیت سے پہلے شیعہ خیالات رکھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے ایک عشق تھا۔ تبلیغ سلسلہ کا شوق جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ سفر میں حضر میں۔ اٹھتے بیٹھتے کوئی مجلس ہو۔ کوئی مقام ہو۔ جہاں جاتے تبلیغ شروع کر دیتے۔ جری اور نڈر تھے ۱۹۵۳ء میں بھی جبکہ ہمارے خلاف ملک میں ایک شدید طوفان برپا تھا۔ بے دھڑک تبلیغ کرتے تھے۔ جب بھی ڈیرہ غازی خاں میں تشریف لاتے۔ خاکسار کے پاس پہنچ کر سب سے پہلے سلسلہ اور مخالفین سلسلہ کے حالات دریافت کرتے اور بڑے جذبہ سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق فرماتے کہ

"خدا کا شیر ہے کوئی اس کا کیا بگاڑ سکتا ہے" بہت رقیق القلب انسان تھے۔ نماز اس قدر خشوع و خضوع سے پڑھتے کہ دیکھ کر حیرت آتی تھی۔ نماز میں آنسوؤں کا سیلاب رواں ہو جاتا اور سینہ ابلتی ہنڈیا کی طرح جوش مارتا تھا۔ وفات سے چند روز پہلے رؤیا میں ایک مقدس شکل انسانی نے آپ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ خدا تعالےٰ کو آپ کی گریہ وزاری بہت پسند آئی اور اس ذات پاک نے آپ کے گناہ معاف کر دئیے۔

آپ نے اپنے اہل و عیال کو یہ خواب سنائی۔ خواب سے دو تین دن بعد بیمار ہو گئے۔ کچھ نمونیا کی شکایت پیدا ہوئی۔ نمونیا سے افاقہ ہوا تو اسہال شروع ہو گئے۔ ڈاکٹر نے معائنہ کیا اور کہا کہ نمونیا کے اثرات دور ہو گئے ہیں۔ اور اب کوئی خطرہ نہیں رہا۔ حالات تسلی بخش ہیں۔ مگر آپ نے فرمایا نہیں ڈاکٹر صاحب میری بہت نازک حالت ہے۔ بعد میں اسہال بھی ختم ہو گئے۔ وفات تک آپ کے ہوش و حواس قائم رہے۔ قرآن کریم پڑھتے سنتے اور ذکر الٰہی کرتے رہے۔ وفات سے چند منٹ پہلے بڑے جوش سے تین بار فرمایا "بدر کامل بدر کامل۔ بدر کامل" اس کے بعد ۲۸-۱۲-۵۶ کو جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؏

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

گذشتہ دو ماہ میں ہمارے ضلع سے یکے بعد دیگرے تین صحابیوں کا ہم سے جدا ہو جانا ایک بہت بڑا قومی المیہ ہے۔ خدا تعالےٰ رحم فرمائے۔ اور آپ کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

آپ نے کم و بیش اسی برس کی عمر پائی اور پسماندگان میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔

عبد الرحمٰن بشیر عفی عنہ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خاں

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۰۹ میں برکت بی بی بیوہ چوہدری دیوان علی صاحب قوم جٹ عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ہری پور ڈاکخانہ صدر چھاؤنی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ دو سو ساٹھ روپے جو اس وقت میرے پاس موجود ہیں۔ مہر مبلغ یکصد پچاس روپے جو میرے خاوند کی طرف سے ادا ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور میرے پاس ہیں۔ میں اس جائداد چار سو دس روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

۳۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی

گواہ شد:۔ رشید الدین دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ عبد المالک شاہد مربی کوہاٹ

نمبر ۱۵۵۰۸ میں عائشہ بیگم بنت مولوی انوار حسین خانصاحب مرحوم زوجہ سید محمد عبد اللہ قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ پریم نگر کشن اسٹریٹ ۱۲ ڈاکخانہ خاص لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میری اس وقت جائداد صرف ایک ہزار روپیہ حق مہر ہے جو بذمہ میرے خاوند سید محمد عبد اللہ صاحب ولد سید عزیز الرحمن صاحب واجب الادا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ ایکصد روپیہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔

۲۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مالک ہوگی۔

۳۔ میں اپنی ماہوار آمد جو کہ بطور جیب خرچ میرے خاوند کی طرف سے ملتی ہے یعنی مبلغ -/۱۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۱ روپیہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔

الامۃ:۔ عائشہ بیگم ۱۲۔ کشن اسٹریٹ محلہ پریم نگر لاہور۔

گواہ شد:۔ سید محمد عبد اللہ خاوند موصیہ ۱۲۔ کشن اسٹریٹ محلہ پریم نگر لاہور

گواہ شد:۔ افتخار احمد سہروردی ۱۹۹/۷ پاکستان کوارٹر۔ لارنس روڈ کراچی ۳

نمبر ۱۴۴۹۲ میں سلیمہ اختر زوجہ مطیع اللہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن باغبان پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس وقت زیور کوئی نہیں ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ:۔ بقلم خود سلیمہ اختر سٹریٹ ۳۲ مکان ۱۴ جی۔ ٹی روڈ لاہور

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ

گواہ شد:۔ مطیع اللہ خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۴۹۰ میں محمد امجد خان ولد ڈاکٹر محمد انور خان صاحب قوم راجپوت پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار اس وقت خدا کے فضل سے زندہ سلامت ہیں میری آمد ماہوار اس وقت مبلغ -/۲۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد امجد خان۔ گواہ شد:۔ عزیز احمد نیر نک ۲ ایبٹ روڈ لاہور۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۴۸۱:۔ میں نصرت نذیر بیگم بھٹی زوجہ محمد عارف بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ برس پیدائشی احمدی ساکن نیروبی۔ ڈاکخانہ و ضلع نیروبی صوبہ کینیا کالونی مشرقی افریقہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

طلائی کڑے وزنی ۱۰ تولہ مالیت	-/۱۵۰۰ شلنگ
" گلوبند وزنی چار تولہ "	-/۶۰۰ "
" کانٹے دو عدد وزنی ۲ تولہ "	-/۳۰۰ "
طلائی انگوٹھیاں چار عدد وزنی دو تولہ "	-/۳۰۰ "
میزان کل	-/۲۷۰۰ شلنگ

علاوہ ازیں میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ شلنگ میرے پاس نقد موجود ہے۔ میں اپنی اس سب جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ نصرت نذیر بیگم بھٹی۔

گواہ شد: شیخ مبارک احمد

گواہ شد بقلم خود محمد عارف بھٹی خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۴۴۹ میں امۃ القیوم بنت مستری عبد العزیز صاحب اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری صرف ۸ مرلہ زمین مالیتی -/۳۲۷ روپے واقعہ دار الرحمت غربی میں ہے اور -/۲۰۰ روپے حق مہر ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ابھی واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ نیز ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بعد وصیت داخل کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۳۰ روپے الاؤنس از تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہے۔ اس کے علاوہ بعد میں اگر کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ کو دیدی جائے گی۔

الامۃ امۃ القیوم بنت مستری عبد العزیز صاحب ربوہ

گواہ شد:۔ عبد العزیز محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ (والد موصیہ)

گواہ شد خلیل احمد دفتر ایم۔ اے۔ بی اسسٹنٹ ربوہ۔ ضلع جھنگ

نمبر ۱۴۴۳۳:۔ میں سیٹھ محمد اسمٰعیل ولد اللہ بخش امینی قوم شیخ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن مکان ۸۴۴ سی ڈاکخانہ کوچہ سادام بازار تلواڑہ ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد بوجہ مشرقی پنجاب کے مہاجر ہونے کے فی الحال کوئی نہیں میرے نان و نفقہ کے اخراجات میرے بچوں کے ذمہ ہیں۔ علاوہ مذکورہ اخراجات کے میرے لڑکے مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار جنوری ۱۹۵۶ء جیب خرچ متواتر دے رہے ہیں میں اپنی آمد ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ تا زیست مذکورہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی آمد کے بارہ میں باقاعدہ دفتر وصیت کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود

گواہ شد:۔ عمر الدین بقلم خود پسر موصی مکان سی ۸۴۴ راولپنڈی

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر بیت المال حال راولپنڈی۔

نمبر ۱۴۱۰۸ میں نذیر بیگم زوجہ خورشید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن لیاقت پور ڈاکخانہ خاص ضلع رحیم یار خان صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ۔ نقد ایک ہزار روپیہ زمین زرعی ایک مربعہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ نذیر بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد ملک حسن محمد احمدی سیکرٹری مال اللہ آباد بقلم خود

گواہ شد۔ خورشید احمد بقلم خود خاوند موصیہ

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت کا اعلان اخبار الفضل میں ہو چکا ہے کہ شوریٰ کا اجلاس ۲۱ تا ۲۴ مارچ ۵۷ء کو ہوگا۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا اجلاس کرکے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور دفتر ہذا میں اسماء نمائندگان بھجوائیں انتخاب کے وقت ان امور کا خیال رکھیں

۱۔ نمائندہ مخلص اور صائب الرائے احمدی ہو۔
۲۔ بڑبولا اور آگے آنے کی خواہش رکھنے والا نہ ہو۔
۳۔ شعار اسلامی کا پابند یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔
۴۔ جس جماعت میں انتخاب ہو وہ اسی جماعت میں باقاعدہ اور باشرح چندہ دیتا ہو۔ بقایا دار نہ ہو۔

نوٹ :۔ بقایا دار بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

۵۔ جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد		
۵۰ تک ہو	۲	نمائندے
۵۱ تا ۱۰۰ ہو	۳	"
۱۰۱ تا ۲۰۰	۴	"
۲۰۱ تا ۵۰۰	۶	"
۵۰۱ تا ۱۰۰۰	۸	"
۱۰۰۰ سے زائد ہوں	۱۲	"

جماعتوں کے امراء اس نسبت سے مستثنیٰ نہیں ہونگے۔ اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے۔ تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

اعانت الفضل

محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر گوہر دین صاحب منڈی ٹوانہ ضلع سرگودھا نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت عطا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور نیک نتائج پیدا فرمائے۔ (مینیجر الفضل)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر

تعزیت کی قراردادیں

جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ

مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے نیروبی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔

"مشرقی افریقہ کے تمام احمدی احباب حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے فضل سے آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے۔ آمین۔" (شیخ مبارک احمد)

جماعت احمدیہ انڈونیشیا

رئیس التبلیغ انڈونیشیا جاکرتہ سے بذریعہ تار تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات جماعت انڈونیشیا کے لئے انتہائی رنج وغم کا موجب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور اپنے خاص قرب میں جگہ عطا کرے۔ آمین" (شاہ محمد)

جماعت احمدیہ ڈھاکہ (مشرقی پاکستان)

مکرم دولت احمد خانصاحب خادم سیکرٹری مشرقی پاکستان انجمن احمدیہ ڈھاکہ کی طرف سے حسب ذیل تعزیتی تار موصول ہوا ہے۔

"گزشتہ جمعہ کے روز احمدیہ دار التبلیغ ڈھاکہ میں جناب ایس۔ ایم حسن صاحب کی زیر صدارت جماعت احمدیہ ڈھاکہ کا ایک غیر معمولی تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ جناب ڈاکٹر خادم۔ جناب مصطفیٰ علی اور مولوی سید اعجاز احمد صاحب نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے سلسلہ کے لئے آپ کی خدمات اور آپ کے اوصاف پر روشنی ڈالی۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں حضرت مفتی صاحبؓ کی زندگی کے بہت سے واقعات بیان کئے۔ جن سے آپ کی ان عظیم خدمات پر روشنی پڑتی تھی جو آپ نے اسلام اور احمدیت کی سرانجام دیں۔ اجلاس سے قبل نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔ اور اجلاس کے آخر میں حسب ذیل تعزیتی ریزولیوشن پاس ہوا۔

"جماعت احمدیہ ڈھاکہ کا یہ اجلاس حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور آپ کے خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ حضرت مفتی صاحب کے درجات بلند کرے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ نیز اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق بخشے کہ ہم حضرت مفتی صاحبؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی خدمت کا فریضہ اسی جذبہ اور جوش کے ساتھ ادا کریں۔ آمین"

جماعت احمدیہ کوئٹہ

مکرم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کوئٹہ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"جماعت احمدیہ کوئٹہ کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات پر انتہائی صدمہ ہوا۔ آپ کی وفات سے جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت مخلص متقی اور فدا کار صحابی سے محروم ہو گئی ہے۔ جماعت کوئٹہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت مفتی صاحبؓ کے خاندان اور تمام جماعت کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ آمین"

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صاحبہ کیمبل پور میں بعارضہ نمونیہ سخت علیل ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

نیز میرے دوست عبد الرحیم صاحب اے۔ ایف۔ سی شیخوپورہ جو بہت مخلص احمدی خادم ہیں۔ بوجہ دماغی عارضہ مینٹل ہسپتال لاہور میں داخل کئے گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں اور ان کے بچوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مرزا عبد السمیع ریلیونگ سٹیشن ماسٹر شیخوپورہ